بما يَكرهُ، قِيل: أ فرأيتَ إن كانَ في أخي ما أقولُ؟ قال: إنْ كانَ فيهِ ما تقولُ فقد اغتبتَه وإنْ لم يكنْ فيهِ فقدْ بهتَّه'' [صحيح مسلم ح٢٥٨٩] ''کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرے، آپ ﷺ سے پوچھا گیا: اگر میرے بھائی میں وہ چیز موجود ہو جس کا میں ذکر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس میں وہ چیز موجود ہو جسے تو بیان کرے، تو یقیناً تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر اس میں وہ بات نہیں جو تم نے بیان کی، تو تم نے اس پر بہتان باندھا ہے۔'' اور دوسری حدیث میں آتا ہے: ''لما عُرجَ بي مررتُ بقومٍ لهم أظفارٌ مِن نحاسٍ يخمِشونَ وجوهَهم وصدورَهم فقلتُ مَن هؤلاءِ يا جبريلُ؟ قال: هؤلاءِ الذينَ يأكلونَ لحومَ الناسِ ويقعونَ في أعراضِهم'' [سنن أبي داؤد وصححه الألباني۔ الصحيحة ح:٥٣٣]

خصوصاً علمائے دین کی غیبت اور عیب جوئی زیادہ سنگین ہے۔ امام ابن عساکرؒ کا کہنا ہے: ''إنّ لحومَ العلماءِ مسمومةٌ، وعادةُ اللهِ في هتكِ مَن ناواهُم معلومةٌ، وقلَّ مَن اشتغلَ في العلماءِ بالثلبِ إلا عُوقبَ قبلَ موتِه بموتِ القلبِ'' ''علماء کا گوشت زہر آلود ہوتا ہے، جو ان کی عزت و آبرو سے کھیلتا ہے، اس کا انجام کسی سے پوشیدہ نہیں، بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہوں نے علماء کے توہین کی اور ان کا انجام موت القلب (دل کی موت) پر نہ ہوا ہو۔'' کیونکہ عوام پر ایک عالم دین کے کئی حقوق ہوتے ہیں، ایک بحیثیت عام مسلمان کے، دوسرا حق الخاص جو کہ اسے ایک عالم ہونے کی وجہ سے حاصل ہے۔ اللہ نے مؤمنوں کو دوسروں پر فوقیت دی: ﴿ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ۞ ﴾ [القلم ٣٥] ''کیا ہم فرمانبرداروں کو جرم کرنے والوں کی طرح کر دیں گے؟'' اور علماء کو عام مؤمنین پر برتری دی: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَّاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۞﴾ [المحادلة ١١] ''اللہ ان لوگوں کو درجوں میں بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔'' ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبٰبِ ۞﴾ [الزمر ٩] ''کہہ دیجئے کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے؟ نصیحت تو بس عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔''

۞۞۞۞

اخوت اسلامی قسط:(21)

صحابہ کرامؓ روئے زمین کا افضل طبقہ

ابوعبداللہ

ابوبکر الصدیق ﷜ کے فضائل ومناقب اہل بیت﷡ کی زبانی:

۱۲۔ امام علی زین العابدینؒ کا ارشادگرامی: ابوعبداللہ جعفر صادقؒ اپنے والد محمد باقرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص میرے والد کے پاس آیا اور کہا: آپ مجھے ابوبکر﷜ کے متعلق کچھ بتائیں: والد صاحب نے فرمایا: صدیق﷜ کے بارے میں پوچھ رہے رہو؟ اس آدمی نے فرط حیرت میں ڈوب کر کہا: کیا آپ بھی اسے ''صدیق'' کہتے ہیں؟! فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے، انہیں یہ نام مجھ سے اور تجھ سے زیادہ بہتر شخص رسول اللہﷺ نے اور مہاجرین وانصارؓ نے دیا ہے۔ جو انہیں صدیق تسلیم نہ کرے، اللہ اس کی دنیا وآخرت میں تصدیق نہ کرے، جا اور ابوبکرؓ وعمرؓ سے محبت کر! [سنن الدارقطنی، کشف الغمة]

۞ ابوحیان عبدالعزیز الحاربی کہتے ہیں کہ میں نے علی بن الحسینؒ سے بڑھ کر کسی ہاشمی کو فقیہ نہیں پایا۔ آپ سے نبیﷺ کے نزدیک ابوبکر﷜ وعمر﷜ کے مقام ودرجہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے دونوں ہاتھوں سے مرقدِ نبوی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، جسے میں نے خود آپؒ سے سنا کہ: ان دونوں کا آپﷺ سے تعلق ودرجہ وہی ہے، جو ابھی سوئی ہوئی حالت میں ہے۔ [مسند احمد ، سنن بیھقی ، مجمع الزوائد]

۞ آپؒ فرماتے ہیں کہ میرے پاس عراق سے کچھ آدمی آئے۔ انہوں نے ابوبکر﷜، عمر﷜ اور عثمان﷜ کے متعلق کچھ نازیبا باتیں کیں۔ جب وہ فارغ ہوئے تو آپؒ نے پوچھا: أتخبرونی أنتم المهاجرون الأولون ﴿ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِن دیارهم وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ أولٰٓئک هم الصّٰدقون ۞﴾ [الحشر] کیا تم لوگ مہاجرین اولین میں سے ہو، ''جن کو اپنے گھروں اور جائیدادوں سے نکال دیا گیا؟ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور خوشنودی ڈھونڈ رہے تھے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولﷺ کی مدد کرر ہے تھے۔ یہی لوگ ہی سچے ہیں۔'' انہوں نے جواب دیا: نہیں جی۔ ان میں سے تو ہم نہیں۔ آپؒ نے فرمایا: فأنتم ﴿الذين تبوَّءُ وا الدارَ والايمانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ

كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فاولٰئک هم المفلحون ﴾[الحشر] کیا تم وہ لوگ ہو جنہوں نے ان سے پہلے اپنے گھروں میں ایمان کو جگہ دی اور جو ان کی طرف ہجرت کر آئے، وہ ان سے محبت رکھتے ہیں، اور جو کچھ مہاجرین کو دیا گیا ہے، اس پر وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہیں کرتے، وہ خود حاجتمند ہونے کے باوجود اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جسے اپنے نفس امارہ کے بخل سے بچایا جائے وہی فلاح پانے والے ہیں۔" وہ لوگ کہنے لگے "نہیں" آپ نے فرمایا:" أما أنتم فقد تبرأتم أن تكونوا ......اھ ترجمہ:"جب تم نے دو میں سے ایک فریق کے ساتھ ہونے سے براءت کا اظہار کیا ہے، تو میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان لوگوں میں سے بھی نہیں، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿والذين جآء وا مِن بعدِهم يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رؤف رحيم﴾ [الحشر] ترجمہ:"اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں کہ پروردگارا! ہمیں اور ہمارے گزرے ہوئے بھائیوں کو بخش دے جو ایمان لانے میں ہم پر سبقت لے گئے ہیں، اور ہمارے دلوں میں مؤمنوں کے بارے میں کوئی بغض نہ ڈالیے! اے ہمارے رب، تو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔" تم یہاں سے دفع ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہارا بیڑہ غرق کرے۔[حلیۃ الاولیاء]

۱۳۔ **محمد باقر بن علی زین العابدینؒ کے ارشادات گرامی:** جابر سے روایت ہے کہ مجھ سے محمد بن علیؒ نے کہا:"اے جابر! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عراق میں کچھ ایسے بدنصیب لوگ موجود ہیں، جو ہمارے ساتھ محبت کا دم بھرتے ہیں اور اس کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتے ہیں اور اپنے تئیں یہ زعم کیے بیٹھے ہیں کہ میں نے ایسا حکم دیا ہے، لہٰذا تو ان تک میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف ان سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔ واللہ جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر مجھے حاکم بنایا جائے تو ان بدنصیبوں کا خون کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا۔ مجھے محمد ﷺ کی شفاعت نصیب نہ ہو اگر میں ان دونوں ہستیوں کے لیے استغفار نہ مانگوں اور رحم کی دعا نہ کروں۔" [حلیۃ الاولیاء]

۞ عروہ بن عبداللہ قشیری کہتے ہیں کہ ابو جعفر الباقرؒ (ت ۱۱۴) سے تلوار کی تزئین و آرائش کے متعلق پوچھا گیا تو جواب دیا: کوئی حرج نہیں، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو ایسا کیا تھا۔ میں نے کہا کہ آپ بھی "صدیق" کہتے ہیں؟! یہ سن کر آپ اچھل پڑے اور قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے اور کہا:"ہاں وہ صدیق ہے، ہاں وہ صدیق ہے، ہاں وہ صدیق ہے، جو آپ رضی اللہ عنہ کو "صدیق" نہیں مانتا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی بات کو نہ مانے!" [البداية والنهاية ۳۱۱/۹، حلية الاولياء ۲۱۲/۳]

یادرہے کہ صدّیقیت کا مرتبہ نبوت کے بعد ہے۔ارشادِ الٰہی ہے:﴿...... **فأولٓئک مع الذین أنعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین......**﴾[النساء]

۞ عروہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں ابوجعفرؒ سے ملا، میں نے اپنی داڑھی توڑی تھی ۔فرمایا: تو خضاب کیوں استعمال نہیں کرتا؟ میں نے کہا: میں اس شہر میں اسے ناپسند کرتا ہوں ۔فرمایا: وسمہ سے رنگالو، میں ایسا ہی کرتا تھا۔تمہارے کچھ بے وقوف قراء لوگ داڑھی رنگنے کو حرام سمجھتے ہیں۔ایک سوال کے جواب میں فرمایا: قاسمؒ بن محمد بن ابوبکر مہندی اور کتم سے خضاب لگاتے تھے اور صدیق رضی اللہ عنہ نے خضاب لگایا تھا۔ میں نے کہا: صدیق رضی اللہ عنہ؟! کہا: ہاں، اس قبلہ وکعبہ کے رب کی قسم! وہ بیشک صدیق ہے۔" [طبقات ابن سعد ۳/ ۵۱]

۱۴۔ زید بن علی بن الحسینؒ کا فرمان: آپ کا ساتھ دینے والے لوگوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے متعلق رائے پوچھی۔آپؒ نے دونوں کی خوب تعریف کی اور کہا:"**هما وزیرا جدّی**" یہ دونوں میرے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر ہیں۔یہ جواب ملنا تھا کہ انہوں نے آپ کا عین جنگ میں ساتھ چھوڑ دیا۔اس موقع پر آپؒ نے ایک مشہور جملہ کہا۔[شرح العقیدة الواسطیة از محمد صالح عثیمین ۲/ ۲۸۳]

۱۵۔ ابوعبداللہ جعفر صادقؒ کے فرامین: حفص بن غیاث کا بیان ہے کہ میں نے جعفر صادقؒ سے سنا کہ میں نے (امام) صادقؒ سے سنا کہ میں علی رضی اللہ عنہ کی سفارش کی کچھ امید نہیں رکھتا، مگر میں اس کے برابر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سفارش کی بھی امید رکھتا ہوں۔ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے دوبار جنم دیا ہے۔[تذکرة الحفاظ ، تهذیب التهذیب]

۞ ابوبصیر راوی ہے کہ میں جعفر صادقؒ کے پاس تھا کہ ام خالد آئی اور ابوعبداللہؒ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا: آپؒ نے فرمایا: تو ان دنوں سے محبت رکھ! اس نے کہا کہ میں بارگاہ الٰہی میں حاضری کے وقت باری تعالیٰ سے عرض کروں کہ آپ نے مجھے ان دونوں سے محبت رکھنے کی تلقین کی تھی؟! آپ نے فرمایا:"ہاں۔" [روضة الکافی ص۸۸]

۞ مروی ہے کہ امام جعفرؒ سے دریافت کیا گیا: اے ابن رسول اللہ! آپ ابوبکر وعمر کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:"**هما إمامان عادلان، کانا علی الحق وماتا علیه فعلیهما رحمةُ اللهِ یومَ القیامةِ**" دونوں عادل حکمران تھے، دونوں حق پر تھے۔اسی پر دونوں کی وفات ہوئی، اللہ کی رحمت ان دونوں پر ہو! [حقائق الحق ۱/ ۱۶۱ شوستری]

خدمات صدیقی:

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمات جلیلہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل اوران کی فہرست طویل ہے۔رموز مملکت شناسی، انتظام حکومت، محاسبہ عمال، جہادِ کفاراور مرتدین کی گوشمالی میں سختی کے ساتھ عمل پیرا، حدوداللہ کے نفاذ میں کاربند،اصلاحِ احوال،تبلیغ واشاعتِ اسلام میں دامے،درمے،قدمے،سخنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشیر خاص،اصابت رائے میں مشہور،غزوات نبویہ میں شرکت ورفاقت اورفتنوں کا استیصال آپؓ کی نمایاں خدمات ہیں۔فتوحات عراق،شام واطراف جزیرہ عرب کا سہرا آپ رضی اللہ عنہ کے سر ہے۔جمع قرآن کا غیر معمولی کارنامہ رہتی دنیا تک کے لیے آپ رضی اللہ عنہ کے نام رہے گا،جس کی وجہ سے آج بھی قرآن کریم اسی طرح تروتازہ ہے،جس طرح وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا تھا۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ بار بار بانگ دہل فرماتے تھے:"أعظمُ الناسِ في المصاحفِ أجراً أبوبكرٍ ......" مصاحف پاک کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر کے سزاوار ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔انہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دوجلدوں کے درمیان محفوظ کردیا۔[المصاحف ابن داؤد، طباقت ابن سعد، مسند ابی یعلی، حلیة الاولیاء، کنز العمال]

جامع اوصاف وکمالات کے مالک اور نظام حکومت:

جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ بعض ایسے اوصاف وکمالات کے مالک تھے،جن میں آپ تمام امت میں امتیازی وانفرادی حیثیت رکھتے ہیں۔آپ کو اولین مسلمان ومؤمن ہونے کا تمغہ حاصل ہے۔آپ صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔[تاریخ الخلفاء، تفسیر مجمع البیان ٤٩٨/٤] خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب صرف آپ رضی اللہ عنہ کو ملا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی دعوت وتبلیغ پر ہی لبیک کہنا اور کسی تذبذب کا شکار نہ ہونا،آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے مکارم اخلاق سے متصف ہونا آپ رضی اللہ عنہ کی نوشتہ تقدیر میں تھا،جیسا کہ قبیلہ قارہ کے مشہور سرکردہ ابن دغنہ نے مجمع قریش میں برملا کہا اور کسی نے انکار نہیں کیا۔موافقتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی مثال آپ تھے۔جیسا کہ صلح حدیبیہ میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پریشان ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو وہی جواب دیا جو بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دیا۔کفار کے قید وبند میں کراہتے ہوئے بہت سے غلاموں کو اپنے مال سے رہائی دلائی،مؤذنِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا۔

خلیفہ وقت ہونے کے باوصف حد درجہ دنیا سے بے رغبتی اور سادگی کا مرقع تھے۔سادہ دلی کو پسند کرتے اور تصنع وتکلف سے پاک زندگی گزارتے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بہ قدم پیروی کا حد درجہ اہتمام کرتے۔ڈاکٹر Phillp Hitti نے اپنی شہرہ آفاق کتاب A Shoyt History of Arabs میں لکھا کہ ابوبکر مرتدین کو مغلوب کرنے والے اور جزیرہ